مدح امیر المؤمنینؑ

مولانا محمد رضا خان

کر کے روشن دیا محبت کا
کر نظارہ زمیں پہ جنت کا

چھوڑدوں اہل بیت کا دامن
کام کرتا نہیں حماقت کا

دار پہ کب ہیں میثم تمار
لے رہے ہیں مزہ محبت کا

خون میں جن کے ہے وفاداری
وہ طرفدار ہے امامت کا

کربلا پھر مرے نصیب میں ہے
خواب دیکھا ہے میں نے جنت کا

کررہا ہوں علی کا ذکر جلی
مل رہا ہے مزہ عبادت کا

کررہے ہیں یزید سے الفت
فاتحہ پڑھ دو اب محبت کا

حق مرے ساتھ ساتھ میں اس کے
پوچھ مجھ سے پتہ حقیقت کا

ہاتھ میں ہے حیات و موت مرے
میں سبب ہوں جہاں کی خلقت کا

میری الفت کا نام جنت ہے
نام دوزخ مری عداوت کا

فخر عیسیٰ ہوں فخر موسیٰ ہوں
طور جلوہ ہے میری ہیبت کا

آگ سے بچ گئے خلیل خدا
وہ صلہ تھا مری محبت کا

سن سلیمان کی مملکت کیا تھی
ایک حصہ مری حکومت کا

مسکراہٹ ہوں میں لب حق کی — قہقہہ ہوں نظام وحدت کا
ہر فضیلت ترا دہن چومے — پڑھ قصیدہ مری فضیلت کا
لب پہ ذکر قرآن ناطق ہے — مل رہا ہے مزہ تلاوت کا
جام قاتل کو دے کے بویا ہے — بیج دشمن کے دل میں الفت کا
خون ناحق بہا جو مسجد میں — حق ادا ہوگیا عبادت کا
چودہ صدیاں گذر گئیں پھر بھی — غم ہے تازہ مری شہادت کا
ابن ملجم پہ بھیجنا لعنت — طرز اظہار ہے برائت کا
حکم خالق سے کل بروز جزا — فیصلہ میں کروں گا قسمت کا
میری عظمت کو کون سمجھے گا — آئینہ ہوں خدا کی عظمت کا